

رکاوٹ دور نہیں ہو سکتی۔ جب ہم اپنی سرشت میں دل و جان سے ایسی رکاوٹوں سے آگاہی حاصل کر لیں گے، تب ہی بلائی اور گہری رکاوٹیں پیدا کئے اپنے تئیں ان سے آزاد کر سکتے ہیں۔

جب ہم اپنے باطن میں دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں، تب روایات کا ہم پر بڑا قابو رہتا ہے۔ جو دماغ روایات و رواج کے مطابق خیال کرنے کا عادی ہو جاتا ہے، وہ کسی نئی بات کی تخلیق نہیں کر سکتا۔ مطابقت کی عادت سے ہماری حیثیت صرف ایک معمولی مقلد اور ایک جابر سوشل مشین کے پرزہ کی رہ جاتی ہے۔ ضروری امر یہ ہے کہ ہم خود کیا خیال کرتے رہتے ہیں، نہ یہ کہ اور لوگ ہم سے کس قسم کے خیالات کی توقع کرتے ہیں۔ جب ہم رسم و رواج کی پیروی کرتے ہیں، تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دراصل جیسا ہم کو ہونا چاہیے اس کی محض ایک نقلی تصویر بن کر رہ جاتے ہیں۔ ”ہمیں کیا ہونا چاہیے“ اس کی صرف نقل کرنے سے خوف پیدا ہوتا ہے اور خوف و ہراس سے تخلیقی فکر مردہ ہو جاتی ہے۔ ہر اس ہمارے دل و دماغ کو مفلوج اور کند کر دیتا ہے، چنانچہ ہم زندگی کی پوری کیفیت سمجھنے کے لیے کافی چاق و چوبند نہیں رہتے۔ ہم پر ایسی بے حسی طاری ہو جاتی ہے کہ نہ تو خود اپنے رنج و الم کا، نہ طاروں کی پرواز کا، نہ دوسروں کے رنج و خوشی کا ذرا بھی احساس باقی رہ جاتا ہے۔ جو خوف ہمارے سرشت کی تہ میں نہاں ہیں، ذہانت، فراست و اقتدار

نیز وہ جو عیاں ہیں، ان کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ ان سب کے دفعیہ کے لیے مستعدی سے نگہداشت کی ضرورت ہے۔ خوف کا دفعیہ نہ محض تربیت سے، نہ ارتقا و لطیف شکل دینے سے، اور نہ صرف ارادتا ہو سکتا ہے۔ اس کے اسباب کی تحقیقات کرنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے صبر اور ایسی جان کاری چاہیے جس میں صحیح و غلط یا نیک و بد کا کوئی فیصلہ نہ کیا گیا ہو۔ جو خوف کہ ہمیں معلوم ہیں ان کو سمجھنا اور دور کرنا نسبتاً آسان ہے۔ البتہ جو خوف ہمارے سرشت کی تہ میں نہاں ہیں، ان کا تو ہمیں پتہ بھی نہیں لگتا کیونکہ ہم ان کو سطح پر آنے ہی نہیں دیتے۔ اتفاقاً اگر کبھی وہ سطح پر آکر عیاں بھی ہو جائیں تو یا تو ہم ان کو فوراً چھپا ڈالتے ہیں یا ان سے جان بچاتے ہیں۔ مخفی خوف یا تو خواب میں نمایاں ہوتے ہیں یا ان کا پتہ و اشارہ مختلف طریقوں سے ملتا ہے۔ سطحی خوف کے مقابلے میں پوشیدہ خوف کہیں زیادہ ہمارے زوال اور پریشانی کا باعث ہوتے ہیں۔

ہماری پوری زندگی کبھی بالکل سطح پر نظر نہیں آتی۔ اس کا بیشتر حصہ سرسری مشاہدہ سے پوشیدہ رہتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے پوشیدہ خوف ہمارے سامنے عیاں ہو کر دور ہو جائیں۔ تو ہمیں لازم ہے کہ اپنے سطح اور شعوری ذہن کو تھوڑا سا کن رکھیں اور ہر وقت مشغول نہ رہنے دیں۔ مابعد جب ایسے خوف سطح پر آجائیں تو بغیر کسی حجاب اور رکاوٹ کے